حبیبِ خدا

سلسلہ تعلیم و ترقی نمبر ۴

بالغ مبتدیوں کے لیے

به اُمید نقد و نظر

مکرمی تسلیم

یہ کتاب آپ کی خدمت میں بغرض تبصرہ حاضر ہے۔ براہ کرم اپنے
موقر جریدہ/رسالہ میں رائے گرامی شائع فرماکر ممنون کیجیے۔ جس نمبر میں ریو
شائع ہو اس کی ایک کاپی مرحمت فرمائیں تو مزید کرم ہوگا۔

نیازمند

الیاس احمد مجیبی

مصنف سرکار کا دربار، چار یار وغیرہ

مکتبہ جامعہ

دہلی - نئی دہلی - لاہور - لکھنؤ - بمبئی

مطبوعہ دِلّی پرنٹنگ ورکس، دہلی

طبع دوم ۲۰۰۰ سنہ ۱۹۴۰ء قیمت ۱ر

حبیبِ خُدا سے پہلے تمام دُنیا مینؐ عورت ذات کو ذلیل سمجھتے تھے۔ عرب مینؐ بھی یہی چلن تھا۔آپ نے عورتونؐ کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا کہ لوگونؐ کی آنکھینؐ کھُل گئینؐ ۔آپ نے فرمایا:۔ جو حق تُمھارا عورتونؐ پر ہے ٹھیک وہی حق عورتونؐ کا تم پر ہے ۔ دیکھو ! اُن کے ساتھ نرمی اور نیکی سے پیش آؤ ، اُنھینؐ اچھا کھِلاؤ ، اچھا پہناؤ ۔ پھر فرمایا :۔ عورتونؐ کے مُعَاملِے میں خُدا سے ڈرو ۔

حبیبِ خُدا نے فرمایا :۔ خدا کی قسم وہ پکّا مُسلمان نہینؐ جس کے پڑوسی اُس سے بے آرام ہونؐ ۔ حضرت بی بی خدیجہؓ نے ایک بار بتایا کہ ہماری پڑوسَن بڑی مُصیبَت مینؐ ہے ۔ آپ نے فرمایا :۔ جب تک اُس کے کھانے کپڑے کا بندوبست نہ ہوجائے نہ خود کچھُ کھاؤ نہ مُجھے کچھُ دو ۔

حبیبِ خُدا بچّونؐ پر خاص کر مہربانؐ تھے انھینؐ خود سلام کرتے اُن کے سر پر ہاتھ پھیرتے ، کسی کو گودُ میں اُٹھا لیتے اور پیار کرتے تھے ۔

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ مینؐ اپنے بچپن مینؐ باغون مینؐ چلا جاتا اور ڈھیلونؐ سے کھجوُرینؐ گرِا گرِا کے کھاتا تھا ۔ ایک بار باغبان مُجھے پکڑ حبیبِ خُدا کے پاس لے گیا ۔ آپ نے فرمایا :۔ نہین میانؐ ، ڈھیلے مار مار کے

کھجوریں مت گرانا بس ٹپکی ہوئی کھجوریں کھا لیا کرو ۔فصل کا نیا نیا میوہ آتا تو جو سب سے چھوٹا بچّہ ہوتا اُس سے نیا کراتے تھے۔

اولاد سے بڑی مُحبّت رکھتے تھے ۔جب کبھی سَفر کو جاتے تو سَب سے آخر میں حضرت بی بی فاطمہؓ سے رُخصت ہوتے اور جب واپس ہوتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے ملتے تھے۔

حضرت امام حَسنؑ اور حضرت امام حُسینؑ سے بے حد مُحبّت تھی۔ فرماتے یہ میرے گُل دَستے ہیں ۔ آپ انھیں سینے سے لگاتے اور سونگھتے۔ ایک بار کہیں دعوت میں جارہے تھے ،راہ میں حضرت امام حُسَین عَلیہ السّلام کھیلتے ہوئے ملے ۔حبیبِ خُدا نے آگے بڑھ کر ہاتھ پھیلا دیے ، وہ ہنستے اور چُہل کرتے ہوئے پاس آ کر نِکل جاتے ۔ آخر ایک بار آپ نے نکلنے نہ دیا اور کھینچ کے سینے سے لگا خوب سا پیار کیا۔

ایک بار آپ بچّوں کو پیار کر رہے تھے کہ ایک گنوار عرب (بدّو) آیا ، بولا ۔ میرے دس بچّے ہیں پر آج تک میں نے کسی کو پیار نہیں کیا حبیبِ خُدا نے فرمایا ۔ خُدا تُمھارے دل سے مُحبّت نکال لے تو میں کیا کروں۔

حبیبِ خُدا اپنے بڑوں کا بہت ادَب کرتے تھے ۔بی بی حلیمہؓ ایک

بی بی تھیں ۔ انھوں نے آپ کو دودھ پلایا تھا اُنھیں ماں کی جگہ سمجھتے تھے۔ وہ آتیں تو ادب سے کھڑے ہو جاتے ، اُن کے بیٹھنے کو اپنی چادر بچھا دیتے ، اُن کے اور اُن کے کُنبے والوں کے ساتھ بڑے بڑے سُلوک کئے۔

ایک بار کسی نے پوچھا :۔ میرے سُلوک کا سب سے زیادہ کون حق دار ہے ؟ آپ نے فرمایا :۔ تیری ماں ۔ اُس نے کہا :۔ اس کے بعد ؟ فرمایا: تیری ماں ۔ پوچھا :۔ پھر ؟ تو فرمایا : تیرا باپ اور اس کے بعد وہ جو سب سے زیادہ قریب کا رِشتہ دار ہو ۔

حبیبِ خُدا آدمی تو آدمی جانوروں تک کی تکلیف نہیں دیکھ سکتے تھے آپ نے فرمایا :۔ جو کوئی کنجشک (چڑیا) کو بھی بے ضرورت مارے گا تو قیامت کے دِن وہ خُدا سے فریاد کرے گی کہ اِس آدمی نے مجھے بے ضرورت مارا ۔ فرمایا :۔ کسی جان دار کو نشانہ نہ بناؤ ۔ ایک بار چیونٹیوں سے تنگ آکر کسی نے اُن کے گھر کو جلا ڈالا ۔ آپ نے فرمایا : آگ کی سزا کا حق تو بس خُدا ہی کو زیب دیتا ہے ۔

ایک بار دیکھا کہ ایک آدمی ایک بکری ذبح کرنا چاہتا ہے ، پاس ہی اُس کے بچّے کھڑے مِمیا رہے تھے ۔ یہ دیکھ کر حبیبِ خُدا سے نہ رہا گیا ،

بکری کو بچّوں سمیت خرید لیا ۔ پھر فرمایا : دیکھو بھائی ! بچّوں والی بکری اور کسی جانور کو کبھی نہ ذبح کرنا ۔

حبیبِ خدا کے کھانے پینے کا کوئی خاص اِنتظام نہیں تھا ، جیسا بھی مل جاتا خوشی خوشی کھا لیتے ۔ دَسترخوان پر اگر کوئی چیز ایسی ہی پسند نہ ہوتی تو اُس میں ہاتھ نہ ڈالتے پر اُس کو بُرا بھی نہ کہتے تھے ۔ جو سالن سامنے ہوتا اُسی میں ہاتھ ڈالتے ، اِدھر اُدھر ہاتھ نہ بڑھاتے تھے ۔

حَبیبِ خُدا کھانے پینے کی چیز کبھی اکیلے ہی اکیلے نہ کھاتے بلکہ سب کو شریک کرلیتے تھے ، ساتھیوں میں سے کوئی موجود نہ ہوتا تو اُس کا حِصّہ الگ رکھوا دیتے تھے ۔ اَکیلے اَکیلے کھانے کو بُہت بُرا سمجھتے تھے ۔

حبیبِ خدا کپڑے بہت معمولی اور سادے پہنتے تھے مگر صَفائی کا بُہت خِیال رکھتے تھے ۔ خوشبوئیں بہت پسند تھیں ۔ کپڑوں میں عِطر لگاتے تھے کبھی عود بھی سُلگاتے تھے ۔

ایک بار ایک آدمی کو بُہت میلے کپڑے پہنے دیکھا تو بے زاری کے ساتھ فرمایا :۔ اس سے اِتنا نہیں ہوتا کہ اَپنے کپڑے دھو لیا کرے ۔

حبیبِ خُدانے جب خُدا کا دین اِسلام، لوگوں کو سِکھانا شروع کیا بُت پرسی سے روکا تو سب آپ کے جانی دشمن ہوگئے۔ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ایسا ایسا سَتایا کہ آخر ہار کے اپنا دیس چھوڑ پردیس میں جابسے۔ وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ برسوں یہی حال رہا کہ فوجیں لے کے چڑھ چڑھ دوڑے لیکن خُدانے حبیبِ خُدا کی مدد کی، سب دشمنوں نے نیچا دیکھا اور مجبور ہوکر سب آپ کے سامنے آئے۔ اور کوئی ہوتا تو اُن کے کئے کی سزا دیتا لیکن آپ نے سب کو مُعاف کردیا۔

جَب سارا عرب آپ کا غُلام ہوگیا یہ سمجھو آپ ہی سارے عرب کے بادشاہ تھے، لیکن آخر دم تک حبیبِ خُدا کا ایک ہی سا حال رہا آپ نے اپنے لئے یا اپنی آل اولاد کے لئے دُنیا کا بھلا نہیں چاہا بھلا چاہا تو دوسروں کا۔ ایک صاحب نے شادی کی، ولیمہ کے لئے کچھ نہ تھا۔ آپ نے فرمایا: عائشہ کے پاس جاؤ اور آٹے کی ٹوکری مانگ لاؤ۔ وہ گئے اور ٹوکری اُٹھا لائے اُس دِن حبیبِ خدا کے گھر میں بَس اُس آٹے کے سِوا اور کچھ نہ تھا۔

حبیبِ خُدا ہر کِسی کو سَلام پہلے خُود ہی کرتے۔ سَلام میں پہل کرنے

مِسکینوں کو کھانا کھِلانے کے بارے میں فرمایا: یہی بہت اچھا اِسلام ہے۔

کُنبے والوں کے ساتھ نرمی اور نیکی کا برتاؤ کرتے تھے فرمایا: پکّا مُسلمان تو وہی ہے جس کی عادتیں نیک ہوں اور اپنے کُنبے والوں کے ساتھ مہربانی اور نیکی کرتا ہے۔

حَبیبِ خُدا کو مردانہ ورزشوں کا بھی شوق تھا۔ دوسروں کو بھی وَرزِش اور جنگی کھیل کرتب کا شوق دِلاتے تھے۔ فرمایا:- تیر اَندازی کیا کرو۔ تُمہارے دادا حضرت اِسماعیلؑ بڑے تیر اَنداز تھے۔ پیدل دَوڑ بھی لگائی ہے۔ کُشتی بھی لڑی ہے۔

حَبیبِ خدا پیدا ہوئے تو آپ کے باپ پہلے ہی گذر چکے تھے، چھ برس کے ہوئے تو ماں کا سایہ بھی اُٹھ گیا، جب جوان ہوئے تو پاس کچھ نہ تھا مگر آپ کی سچائی اور ہمّت نے آپ کا ساتھ دِیا، اِستقلال اور صبر نے مدد دی، پرائے اَپنے ہوگئے اور دُشمن غُلام بَن گئے حبیبِ خُدا پر لاکھوں سَلام جِنھوں نے آدمیوں کو آدمی بنایا اور ایک ایک بات کرکے بَتائی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ آلِ مُحَمَّد

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

رسائل سلسلہ تعلیم و ترقی

اس وقت خاص بالغوں کے لئے اردو نصاب کا کوئی سلسلہ موجود نہیں ہے اس لئے ادارہ تعلیم و ترقی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔ بالغ مبتدیوں کے لئے رسائل کا یہ سلسلہ ترتیب دے رہا ہے اور تقریباً دو سو رسائل کا خاکہ تیار کیا گیا ہے جو بالغوں کے پورے نصاب تعلیم پر حاوی ہوگا ان رسائل کا اصل منشا یہ ہے کہ اردو پڑھنے کی اچھی طرح مشق ہوجائے اور لکھنا پڑھنا سیکھنے کے بعد آدمی پھر ان پڑھ نہ بن جائے۔

قاعدہ - بالغ مبتدیوں کی تعلیم کے لئے مفید قاعدہ۔ قیمت ا/

نماز - اس میں نماز کے ضروری مسائل بتائے گئے ہیں - " ا/

حبیب خدا - آں حضرت کی سیرت پاک بہت ہی آسان اور دلچسپ زبان میں لکھی گئی ہے۔ قیمت ا/

صدیق اکبر - رسول خدا کے سب سے پہلے جانشین حضرت ابو بکر صدیق کے حالات زندگی۔ قیمت ا/

عمر فاروق رضؓ - حضرت عمر فاروقؓ کی زندگی کے حالات دلچسپ انداز میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت ا/

حکائتیں (مکمل)، اس کے دو حصے ہیں۔ دونوں میں چھوٹی چھوٹی کہانیاں سادے اور پیارے الفاظ میں لکھی گئی ہیں

نظمیں - یہ مولوی شفیع الدین صاحب نیر کی نظموں کا مجموعہ ہے۔ پہلی نظم "حمد" دوسری "دعا" تیسری "نعت" چوتھی "ہم مسلمان ہیں مذہب ہے ہمارا اسلام" پانچویں "جو کرنا ہے ابھی کرلو" چھٹی "جاگو اور جگاؤ"۔ قیمت ا/

غزلیں - اس میں غالب، داغ، حالی، شاد۔ اقبال، حسرت، جوہر، حفیظ اور جگر کی مشہور اور عام فہم غزلیں جمع کردی گئی ہیں ا/

قومی گیت - اس میں اچھی اچھی قومی نظمیں جمع کی گئی ہیں۔ قیمت ا/

خط کتابت - آسان عبارت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کیسے خط لکھا جائے اور کیسے خط کا جواب دیا جائے۔ قیمت ا/

میونسپلٹی - اس میں بالغوں کو بتایا گیا ہے کہ میونسپلٹی کیا ہے اور اس سے کیونکر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ قیمت لر

ضلع کا انتظام - اس میں ایک ضلع کے محکمہ مال، فوجداری، دیوانی، آب کاری، تعلیم، ڈاک خانہ، شفاخانہ، نہر زراعت کورٹ آف وارڈ اور پنچائتی انتظام کا حال بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ا/

ہمارا ہندوستان - اس کتاب میں ہندوستان کا سارا حال بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ا/

امامی بھی پڑھنے لگے - اس رسالے میں ایک دلچسپ قصے کے ذریعے بتلایا گیا ہے کہ کس طرح ایک جاہل آدمی پڑھنے لگتا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کا شوق دلاتا ہے۔

مکتبہ جامعہ

دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ بمبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حبیبِ خدا (صلعم)

حبیب خُدا حضرت محمدؐ رسولُ اللہ (صلعم) خُدا کے نبی تھے ، اُن سے پہلے بھی بہت سے نبی ہوئے ہیں ۔ تھے تو وہ بھی ایک آدمی ہی ، پر ہماری تمھاری طرح کے آدمی نہیں ، ایسے پکّے اور پورے آدمی مُدّتوں پیچھے ہوتے ہیں ۔ حبیبِ خُدا اس طرح کے آخری آدمی اور خُدا کے آخری نبی تھے ۔ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

دیکھو ماں کے پیٹ سے تو کوئی سیکھا سکھایا آتا نہیں ، چھوٹے جو کچھ بڑوں کو کرتے دیکھتے ہیں ۔ وہی خود کرنے لگتے ہیں ، بڑے اُن کے لئے نمونہ ہوتے ہیں ۔ ٹھیک اسی طرح حبیبِ خُدا بھی خُدا کی طرف سے خُدا کے بندوں کے لئے ایک نمونہ تھے ۔ اُنھوں نے

کیا دین کیا دُنیا جس کے لئے جو کچھ کیا وُہی ٹھیک تھا اور اچھے آدمیوں کو وہی کرنا چاہیئے ۔ قُرآنِ مجید میں ہے کہ :۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ط	تُمھارے لئے خُدا کے رسوُل سب سے اچھا نمونہ ہیں ۔

حبیبِ خُدا کے دیس عَرب کے لوگ بُہت ہی بُرے لوگ تھے ، اُن میں دُنیا بھر کی بُرائیاں تھیں ، وہ جاہِل تھے ، اکھڑ اور اُجڈ تھے ۔ آپس میں ایسا ایسا لڑتے کہ گھر کے گھر بگڑ جاتے تھے ۔ اُن کے دِل کھوٹ کپٹ اور کینے سے بھرے تھے ۔کسی سے ایک بار بگڑی تو کبھی صُلح صفائی نہ ہوپاتی ۔ وہ نہ چھوٹوں سے مُحبّت کرتے نہ بڑوں کا اَدَب ۔ وہ اپنے آگے کسی کو نہ سمجھتے تھے ، اِس دھوکے میں تھے کہ بڑائی کس بَل کی مضبوطی میں ہے ۔ حبیبِ خُدا نے اُنھیں بتایا کہ بے شک دُنیا میں رہ کر یہ بھی ضروری ہے کہ آدمی تندرست ہو ، مضبوط ہو لیکن خالی ہاتھ پاؤں کی مضبوطی میں ہی بڑائی نہیں ۔سچّی بڑائی تو دِل کی بڑائی میں ہے ۔عقل کی بڑائی میں ہے ، علم کی بڑائی میں ہے اور سب سے بڑھ کر بڑائی نیکی ہے ۔

خُدا کا ڈر ہے ۔

حَبِیبِ خُدا نے ایک ایک بات کرکے بتائی ۔ وہ تو نمونہ تھے ہی ، انھوں نے جانور جیسے عربوں کی ایسی کایا پلٹ کردی کہ پھر وہ بھی دُنیا کے لئے نمونہ بن گئے ۔ اُن میں ایسے ایسے نامی لوگ ہوئے کہ آج تک اُن کا نام ہے اور اب بھی بڑے بڑے اُن کا لوہا مانتے ہیں ۔

ہم خُوش ہوتے ہیں اور بے شک خوشی کی بات ہے کہ حَبِیبِ خدا حضرت مُحَمَّد رسُول اللہ (صلعم) ہمارے آقا ہیں ۔ ہم اُن ہی کے نام لیوا ہیں ۔ لیکن ہمیں شرم آتی ہے کہ ہم نے حَبِیب خدا کو جیسے بھلا سا دِیا ہے ، اُن کے کاموں کا نمُونہ جیسے ہماری آنکھوں سے اُوٹ ہوگیا ہے ہمیں تو یہی جان پڑتا ہے کہ اسی سے آج ہماری یہ دُرگت ہے ، ہمارا کوئی کام ٹھیک نہیں ہے ۔ ہمارا دِل تو یہی کہتا ہے اور یہی خُدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ ہم جو حبیبِ خُدا کا نمُونہ سامنے رکھیں تو خُدا چاہے اب بھی ضرور ہمارا بیڑا پار ہی لگے بلکہ پہلے کی طرح ہم آج بھی سب سے بڑے گنے جائیں ۔

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

حبیبِ خُدا نے جب پردہ فرمایا تو لوگوں نے ایک بار حضرت بی بی عائشہ صِدّیقہؓ سے آپ کا حال پوُچھا کہ حضوؐر کیا کیا کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا :۔ کیا تم لوگ قرآن نہیں پڑھتے ؟ مطلب یہ تھا کہ جو کچھُ قرآن میں ہے ، بس حبیبِ خُدا وہی کرتے تھے ۔ وہ فرماتی ہیں :۔ حبیبِ خُدا کسی کو بُرا نہ کہتے تھے ، بَدی کے بدلے کسی کی بُرائی نہ چاہتے تھے نہ بدلہ لیتے تھے ، بڑی بڑی باتیں معاف کردیتے تھے ۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں :۔ حبیبِ خُدا ہنس مکھ تھے ، نرم دِل تھے اور چھوٹے بڑے اپنے پرائے سب کے ساتھ نیکی ہی کرتے تھے ۔ نہ تھُڑ دلے تھے نہ طبیعت کے اوچھے تھے ۔ تکرار یا حُجّت اور بے مطلب باتیں ناپسند کرتے تھے نہ کسی کو بُرا کہتے ، نہ کسی کا عَیب نِکالتے اور نہ کسی کے چھُپے حال کی ٹوہ میں رہتے ۔ دوُسروں کی بات بیچ سے نہ کاٹتے ۔ ہمیشہ سچ بولتے ۔ جھوُٹ کے تو کبھی پاس نہ پھٹکتے ۔ بچپن سے صادق (یعنی سچّے) اور امین (جو لوگوں کی امانت کو حِفاظت سے رکھنے والے) مشہوُر تھے ۔ ایک بار کسی تاجر سے کچھُ بات چیت ہورہی تھی کہ اُس تاجر کو ایک اور بات کا دِھیان آیا ، بولا آپ یہیں ٹھہریں ، میں آتا ہوُں ۔ یہ کہہ

وہ تو چلا گیا ، اپنے کام میں ایسا لگا کہ اپنی اس بات کی سُدھ نہ رہی کوئی تیسرے دِن یاد آئی ۔ یہاں جو آیا تو کیا دیکھتا ہے حبیبِ خدا اُسی جگہ اُس کی راہ تک رہے ہیں حبیبِ خُدا نے بس اتنا فرمایا کہ تم نے مجھے تکلیف دی ۔

حبیبِ خُدا خُدا کے نائب تھے ، وہ تو سب کے لئے ماں باپ کی طرح تھے ، اُن کے آگے امیر غریب سب ایک تھے ۔ معمولی معمولی لوگوں کے بھی کام کرنے کو تیّار رہتے ۔ مدینے کی لونڈیاں آتیں اور کہتیں :۔ حبیبِ خُدا ! میرا یہ کام ہے ، حبیبِ خُدا اُسی دم اُٹھ کھڑے ہوتے اور اُن کا کام کر دیتے ۔

ایک بوڑھا غلام اپنے آقا کا باغ سینچ رہا تھا ، کنوئیں سے پانی نکالنے میں غریب کے ہاتھ کانپ کانپ جاتے تھے ، آپ نے دیکھا تو اُس سے ڈول لے کر پانی بھرنا شرُوع کردیا جب کام ختم ہوگیا تو اُس سے فرمایا :۔ دیکھو ! پھر کبھی جو تم کو مدد کی ضرُورت ہو تو مجھے خبر کرنا ۔

ایک اور غلام بیماری کی حالت میں اپنے آقا کے ڈر سے آٹا پیس رہا تھا ، مگر تکلیف سے غریب رو رو دیتا تھا حبیبِ خدا نے دیکھا تو اسے چکّی پر

سے ہٹا خود بیٹھ گئے۔ فرمایا:۔ پھر کبھی جو ضرورت پڑے تو مجھے بلا لینا۔

حبیبِ خُدا بڑے سخی داتا تھے، ایسا کبھی نہ ہُوا کہ آپ سے کسی نے کچھ مانگا ہو اور آپ نے ہُوتے ساتے اِنکار کِیا ہو۔ ایک بار آپ کی بکریوں کا ریوڑ دوُر تک پھیلا ہُوا تھا کہ ایک آدمی مانگ بیٹھا۔ حبیبِ خُدا نے پوُرا ریوڑ اُسے دے دیا۔

حبیبِ خُدا کو دُکھ ہوتا اگر کوئی بہت ہی تنگ آئے بغیر سوال کرتا۔ فرماتے:۔ اس سے تو یہ کہیں اچھا ہے کہ آدمی جنگل سے لکڑیوں کا گٹھا پیٹھ پر لاد لائے اور بازار میں بیچ کر اپنی آبرو بچائے۔ ایک بار ایک صاحب نے اپنی مُصِیبت بیان کی اور کچھ مانگا۔ آپ نے پوُچھا:۔ تمھارے پاس کچھ بھی نہیں؟ انھوں نے بتایا:۔ بس ایک بچھونا ہے اور ایک پانی پینے کا پیالہ۔ حَبیبِ خُدا نے یہ دونوں چیزیں منگوا، دوُ درہم میں بیچ ڈالیں فرمایا:۔ ایک درہم کا کھانا خرید کر گھر بھیج دو، ایک درہم کی رسّی خرید لو اور جنگل سے لکڑیاں اکٹھا کرکے لاؤ اور بازار میں بیچو۔ کوئی دسویں پندرھویں دِن پھر آئے تو اب اُن کے پاس دسؔ درہم اوُپر سے جمع تھے آپ نے فرمایا:۔ یہ اَچھا ہے یا قیامت میں گدائی کا ٹیکہ لگا کر جاتے۔

حبیب خدا مہمانوں کی بڑی آؤ بھگت اور اُن کی خاطر تواضع خوب کرتے تھے۔ کبھی کبھی گنوار اور بد تمیز مہمانوں سے بھی سابقہ پڑا آپ نے اُن کی بد تمیزیوں کو سہا مگر اُن کی خاطر میں کمی نہ کی۔

حبیبِ خدا سنگی ساتھیوں میں کسی سے بڑھ چڑھ کے رہنا پسند نہ فرماتے تھے۔ ایک سفر میں تھے، کھانا پکانے کی ٹھہری، سب نے ایک ایک کام بانٹ لیا۔ جنگل سے ایندھن لانے کا کام حضور نے کیا۔ سب نے کہا:- حبیبِ خدا! بھلا آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں، سب کام ہم کرلیں گے۔ آپ نے فرمایا:- مگر مجھے یہ نہیں بھاتا کہ میں تم سے الگ رہوں، خدا اس کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ساتھیوں میں اپنے کو بڑا گنتا ہو۔

حبیبِ خدا کے دل کو تو بس یہی لگی تھی کہ خدا کے سچے دین اسلام ہی کو سب لوگ مانیں۔ لیکن وہ دوسرے مذہب کے لوگوں سے گھناتے نہیں تھے۔ بلکہ جہاں تک ہوتا اُن سے مہربانی کا برتاؤ کرتے تھے۔ ایک بار کچھ عیسائی آئے۔ حبیبِ خدا نے اُنھیں مسجدِ نبوی میں ٹھہرایا اور اُن کی مہمانی کا خود انتظام کیا۔ وہ اپنے ہی ڈھنگ پر نماز پڑھتے۔ عام مسلمانوں نے روکنا بھی چاہا مگر آپ نے اُنھیں اُن ہی کے طریقے پر نماز پڑھنے کی اجازت دی